آل عمران : 16

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(جو لوگ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے۔ پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا (جو لوگ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے)

ان دو آیات (16، 17) میں تقوی والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔
ان لوگوں کی پہلی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ ایمان لاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مان گئے، ہم نے یقین کر لیا کہ جنت میں یہ ساری چیزیں اس دنیا سے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ملے گی۔
دراصل ہمیں جنت کے بارے میں اُس درجے کا یقین نہیں ہے اس لئے ہم کوئی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اسکے برعکس دنیا چونکہ ہمارے سامنے ہے اس لئے ہم اس کا یقین کرتے ہیں۔ اسی لئے دنیا کے لئے ہم تھک تھک کر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا (پس ہمارے گناہوں کو بخش دے)

متقیوں کی سب سے زیادہ فکر آخرت کے لئے ہوتی ہے کہ اللہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپ دے۔ انھیں سب سے بڑا غم اپنے گناہوں کا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے گناہوں کو معاف کر دے۔ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کر دے۔ وہ اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہیں۔
اس کی یہ بھی تفسیر کی گئی کہ متقی کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسول ﷺ پر ایمان لائے۔ ہمارے اس ایمان لانے کی وجہ سے تو ہمارے گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرما۔ بعض علماء نے یہ کہا کہ چونکہ اس دعا میں اپنے ایمان لانے کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے (مغفرت کی) دعا کی گئی ہے، اس سے دعا کے لئے اپنے عمل کا وسیلہ پیش کرنا ثابت ہوتا ہے۔

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔)

قرآن میں یہ دو بار آیا ہے۔ ایک بار البقرۃ: 201 میں ہے اور دوسری بار یہاں ہے۔

متقیوں کو جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر لگی رہتی ہے۔

دعا انسان کو اللہ سے قریب کرتی ہے۔ ویسے بھی دعا کرتے وقت انسان اپنے رب سے بات کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت رب اور بندے کے درمیان کوئی اور نہیں ہوتا۔

اس سے یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ ایمان بخشش کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ کچھ ایمان والے اپنے گناہوں کی وجہ سے جب جہنم میں جائیں گے تو آخر میں اُن کے ایمان کی وجہ سے انھیں جہنم سے نکال دیا جائیگا حتیٰ کہ کسی کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا تو اُسے بھی ایک دن جہنم سے نکال دیا جائیگا۔

مغفرت کی بہت ساری دعائیں قرآن و احادیث میں ہیں۔